بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم:- منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد	۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ - ۴ احسان ۱۳۴۷ہش - ۴ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۲۳

۹

اخبارِ احمدیہ

-• ربوہ ۳ احسان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

-• ربوہ ۳ احسان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ ٹانگ میں درد اسی طرح ہے کبھی کسی وقت ضعف کی کیفیت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

-• پچھلے دنوں محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب کے صاحبزادہ عزیز عبد الستار کا کراچی میں دل کا اپریشن ہوا تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب رہا۔ عزیز اب بفضلہٖ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام نیز احباب جماعت کا جنہوں نے عزیز کے لئے دعا کی ممنون شکریہ ادا فرماتے ہیں۔ نیز درخواست کرتے ہیں کہ احباب عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

-• میری ہمشیرہ محترمہ حامدہ صاحبہ اور ان کا بچہ لندن میں بیمار ہیں۔ نیز میرے بہنوئی کلیم الدین صاحب بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شمس الحق ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۸ احسان ۱۳۴۷ہش (۸ جون ۱۹۶۸ء) یوم ہفتہ بوقت نو بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر ... محمود عباس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ بات بہت ضروری ہے کہ دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے معرفت طلب کرو

یقینِ کامل اس وقت حاصل ہوگا جب یہ علم ہو کہ اللہ تعالےٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے

"بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالےٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالےٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالےٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالےٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفسِ امّارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے جیسے اژدہا میں ایک سمِ قاتل ہے اسی طرح نفسِ امّارہ میں بھی سمِ قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۳)

انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

عطیہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کو سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے زیر آرڈر S.R.O.260 (K) 66 مجریہ گزٹ آف پاکستان مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۶ء انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء کی دفعہ ۱۵/ب کے تحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جو احباب ۳۰ احسان ۱۳۴۷ہش (۳۰ جون ۱۹۶۸ء) سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دیں گے ان کو اس سال میں ہی ٹیکس کی رعایت مل جائے گی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے وعدہ جات ۳۰ احسان (جون) سے قبل ادا فرما کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ احسان ۱۳۴۷ہش

قربانی! قربانی!! قربانی!!!

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے جس دین کی تجدید و احیاء کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس کا پہلا نام ملت ابراھیم حنیفاً ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہی اس کا نام اسلام رکھا اور اس کی نئی بنیاد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے پڑی جس کو پہلے تو آپ کی اولاد میں سے بنی اسحاق جن کو آج کل بنی اسرائیل کہا جاتا ہے کی شاخ نے پروان چڑھایا جس میں پے در پے انبیاء علیہم السلام ظہور کرتے رہے۔ حضرت اسحٰق کے بعد حضرت یعقوبؑ پھر ان کی اولاد میں سے کثیر نبی پیدا ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد تاریخ ساز نبی سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام جن کو شریعت دی گئی۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک انبیاء علیہم السلام آتے رہے۔ جو تورات سے حکم لگاتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اس سلسلہ کا خاتمہ ہوگیا۔

یہ تمام انبیاء علیہم السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ذریعہ ملت ابراہیم کی آبیاری کرتے رہے۔ تاہم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے وادیٔ بطحا میں جس میں اب مکہ مکرمہ آباد ہے اور جس میں کعبۃ اللہ اللہ تعالےٰ کا پہلا گھر قائم ہوا۔ جس کی تجدید سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوئی اور جہاں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہ عظیم الشان دعائیں کیں۔ جو قرآن کریم میں موجود ہیں۔ جن میں ایک ایسے نبی اور رسول کی پیدائش کے لئے دعا ہے جو مکہ میں پیدا ہونے والا تھا اور جس پر ملت ابراہیم حنیف کی تکمیل ہونی تھی جو صرف اولاد ابراہیم کا پیشوا نہیں ہونا تھا۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بننے والا تھا۔ جس پر وہ شریعت نازل کی گئی۔ جس کے بعد کوئی شریعت نہیں آنی۔ اور نہ جس میں ایک ذرہ بھر بھی تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ وہ نبی وہ خدا کا آخری رسول سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ شریعت قرآن کریم ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے جس کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آ سکتا جو آپ سے باہر ہو جو آپ ہی کی آوردہ شریعت اور آپ ہی کے اسوۂ حسنہ کو اجاگر کرنے کے لئے اور آپ کے آوردہ پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے مبعوث نہ ہو۔ جو آپ ہی کا عکس نہ ہو۔ اس طرح اس ملت کے بانی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ دین ہے جس کے احیاء کے لئے آج جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔

آپ ذرا حضرت اسحٰق علیہ السلام کے سلسلہ کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوگیا علیحدہ رکھئے۔ صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے سلسلہ کو زیر نظر رکھئے اس سلسلہ میں تین عظیم الشان ہستیاں آپ کو نظر آتی ہیں۔ اوّل خود سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام جنہوں نے ملت ابراہیم حنیف کی بنیاد رکھی اور البیت العتیق کی از سر نو تعمیر کی اور اس کو اپنی عظیم الشان دعاؤں کا مقام بنایا۔ آپ کی شان قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ مختصر یہ کہ آپ نے اپنی سب سے عزیز متاع کو اللہ تعالےٰ کے نام پر قربان کردیا۔ آپ کو مکہ کی وادیٔ غیر ذی زرع میں آباد کیا۔ گویا یہ اس ملت کا بیج تھا جو آپ نے عرب کے ریگزار میں بویا اور یہ بیج نہایت اعلےٰ ثابت ہوا۔ یہ بیج وہ تھا جس نے دوسرے بیجوں کی طرح خاک در خاک ہونا پسند کیا اور اپنی تمام زندگی خدمتِ حق کے لئے وقف کردی ؎

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زکوٰۃ شرطِ اسلام ہے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ مَا لَہٗ مَا لَہٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَا لَہٗ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ اگر میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں (اس شخص نے) ایسی گھبراہٹ سے سوال کیا کہ متعجب ہو کر آپ نے فرمایا۔ اسے کیا ہوگیا؟ اسے کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا صاحب ضرورت ہے اور اسے کیا ہوگیا۔ (اچھا سن) تو خدا کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر نماز پڑھ کر زکوٰۃ دیا کر اور صلہ رحم کر۔"

(بخاری کتاب وجوب الزکاۃ ص ۲۸۱، ۲۸۲)

؎ حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

تیسری ذات سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے جس پر چودہ سو سال سے اللہ تعالےٰ کے حکم اور مشیت سے درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔ آپ پر کتنی بار درود پڑھا گیا ہے۔ اس کو کون گن سکتا ہے۔ بھیڑ کے بدن کے بال گننا ستاروں کی تعداد معلوم کرنا آسان ہے لیکن دنیا کا کوئی حساب دان درود و سلام کی تعداد نہیں بتا سکتا جو اس عظیم الشان رسول پر آج تک پڑھے گئے ہیں۔ یہ ہے کونے کا پتھر جس کو معماروں نے رد کردیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ یہ شان کیا یونہی آپ کو حاصل ہوگئی ہے۔ نہیں یہ ان عظیم الشان قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ جو آپ نے دین ملت ابراہیم حنیف کی نشو و نما کے لئے دیں جن کو آج کوئی تاریخ دان احاطۂ تحریر میں مقید نہیں کرسکتا۔

سو یہ ہے ملت ابراہیم حنیف۔ یہ ہے اسلام جس کے احیاء کے لئے آج جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ وہ اسلام جس کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے قربانیاں دیں۔ جس کے لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے قربانیاں دیں اور جس کی تکمیل و توسیع کے لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں دیں۔ یہ ہے وہ دین جس کے لئے ہر زمانے میں کروڑوں انسانوں اتقیاء و اصفیاء و مجددین نے قربانیاں دیں اور آج اسی اسلام کے لئے قربانیاں دینے کا قرعہ ہمارے نام پڑا ہوا ہے۔ ؎

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

آپ احمدی ہیں کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے تین نمونے ابتداً درمیانہ اور آخری آپ کے سامنے ہے۔ کیا کہیں ذرا سی بھی جھول ہے۔ کیا سوائے قربانی کے ان تینوں کی زندگی کا اور بھی کوئی پہلو ہے۔ ہمارا مقولہ کیا ہے؟

قربانی! قربانی!! قربانی!!!

ضروری تصحیح:۔ یکم احسان ۱۳۴۷ہش میں صفحہ ۲ پر جو نظم مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ایم۔ اے کی شائع ہوئی ہے اس کا آخری شعر اس طرح ہے ؎

سچ بات کہہ رہے ہو تبسم! بھر اس سے ہم
دنیا کو آ گئے اگر تا دیر جو انہیں دہ

معیّن تعداد میں تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے میں حکمت

معیّن تعداد میں ذکر کرنا اور غیر معیّن تعداد میں ذکر کرنا دونوں ہی ضروری ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اہم ارشادات

(شیخ خورشید احمد)

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جماعت کو یہ تحریک فرمائی ہے کہ:۔

"مَیں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح اور درود پڑھنے والی بن جائے اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں، (روزانہ) کم سے کم دو سَو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہُوا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سَو بار۔ بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (اور زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے"۔

(الفضل ۲ مئی ۶۸ء)

اس ضمن میں حضور نے مؤرخہ ۲۶۔ اپریل ۶۸ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں حضور نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ تسبیح و تحمید اور درود کا ایک مقررہ تعداد میں پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث سے ثابت ہے۔ اسی طرح اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات بھی موجود ہیں۔

یہ سوال ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی پیش ہوُا تھا۔ حضور نے ۱۹۴۴ء میں یہ تحریک جماعت کے سامنے پیش فرمائی تھی کہ ہر احمدی روزانہ بارہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھے اور بارہ دفعہ ہی روزانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھی پڑھے۔ جب حضور نے یہ تحریک فرمائی تو حضور کی مجلس علم و عرفان میں ایک صاحب نے یہ سوال کیا کہ معیّن تعداد میں تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے میں کوئی خاص حکمت ہے یا محض لوگوں کو عادت ڈالنے کے لئے حضور نے یہ معیّن تعداد مقرر فرمائی ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور رضی اللہ عنہ نے ۴ جون ۴۴ء کو مسجد مبارک قادیان میں جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور نے فرمایا تھا:۔

مَیں نے بارہ دفعہ کی تخصیص صرف اس لئے کی ہے کہ آجکل اکثر چیزوں کی گنتی درجن کے حساب سے ہوتی ہے اور اس لئے بھی کہ انگلیوں کے بارہ پور ہیں اور ہر شخص آسانی سے یہ گنتی پوری کر سکتا ہے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ بارہ دفعہ سے زیادہ درود نہیں پڑھنا چاہیئے یا بارہ دفعہ سے زیادہ تسبیح نہیں کرنی چاہیئے۔

ایک معیّن تعداد مقرر کرنے کی غرض

یہ ہے کہ یہ قلیل سے قلیل ذکر ہے جو انسان کو کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص بارہ دفعہ درود پڑھ لے اور بارہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کہہ لے تو اس کی طبیعت پر کوئی بوجھ نہیں پڑ سکتا۔ اور جب رفتہ رفتہ اس کا چسکا پڑ جائے گا تو پھر بارہ سے چوبیس اور چوبیس سے چھتیس جتنا کوئی شخص چاہے اس تعداد کو بڑھا سکتا ہے۔ یہ ہر شخص کی اپنی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ بارہ سے زیادہ جتنی مرتبہ چاہے درود پڑھے اور جتنی مرتبہ چاہے تسبیح کرے۔

اصل بات یہ ہے

کہ بے حساب ذکر میں بھی خوبی ہوتی ہے اور باحساب ذکر میں بھی خوبی ہوتی ہے باحساب میں تو یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس کے متعلق تعہد سے کام لیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ مَیں اتنی بار ضرور ذکر کروں اور بے حساب میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اپنے محبوب کو یاد کرتے وقت گنتی کو مدنظر نہیں رکھتا بلکہ اپنے عشق کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت اپنے محبوب کا نام زبان پر جاری رکھتا ہے پس دونوں میں خوبیاں ہیں باحساب میں بھی خوبیاں ہیں بے حساب میں بھی خوبیاں ہیں۔

درحقیقت تسبیح و تحمید تو ایک ایسی چیز ہے جو مومن کے دل سے ہر وقت نکلتی رہتی ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے پانی پیتے ہوئے۔ کپڑے پہنتے ہوئے۔ اٹھتے ہوئے۔ بیٹھتے ہوئے چلتے ہوئے ٹھہرتے ہوئے سوتے ہوئے جاگتے ہوئے ہر وقت اور ہر حالت میں وہ

خدا کی طرف متوجہ

رہتا ہے اور بات بات پر اس کے مُنہ سے سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نکل جاتا ہے۔ اس طرح خواہ وہ باحساب ذکر کرتا ہو پھر بھی وہ بے حساب ہی بن جاتا ہے اور وہی اصل ذکر ہوتا ہے جس ذکر کے لئے انسان کو چوبیس گھنٹے انتظار کرنا پڑے اور کہے کہ جب فلاں وقت آئے گا تو اس وقت مَیں ذکر کروں گا وہ ذکر نہیں کہلا سکتا۔

ذکر وہی ہے

جو ہر وقت اور ہر حالت میں انسان کی زبان پر جاری رہے۔ تعداد کے لحاظ سے بے شک ایک خاص وقت بھی مقرر کیا جا سکتا ہے مگر محبت کے لحاظ سے وقت کی تعیین کا خیال غلط ہوتا ہے اور در اصل یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں۔ عشق کی ایک حالت تو وہ ہوتی ہے جب انسان اَور تمام کاموں سے فارغ ہو کر اپنے دوست سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اَور کاموں میں لگا رہے۔ اس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے۔

پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے لئے اَور کاموں سے فارغ ہو جائے۔ اور عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے۔ پس چونکہ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں اس لئے خواہ کوئی شخص

ایک معیّن وقت میں

ہزار دفعہ درود پڑھ لے اور ہزار دفعہ تسبیح کر لے۔ پھر بھی جب وہ دوسرے اوقات میں بغیر گنتی کے اپنے محبوب کا ذکر کرے گا تو ہزار جمع ان گنت ہو کر سب کا سب ذکر بے حساب بن جائے گا۔ یا فرض کرو ایک شخص ۳۳۔ ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے اور پھر سارا دن بغیر گننے کے مختلف مواقع پر کبھی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ دیتا ہے۔ کبھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ دیتا ہے۔ کبھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ دیتا ہے۔ تو گنتی شدہ

تسبیح و تحمید اور تکبیر

میں ان گنت تسبیح و تحمید اور تکبیر جب مل جائے گی تو سب تسبیح و تحمید ان گنت ہو جائے گی۔ اس طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کے عشق کو مکمل کرتی ہیں ورنہ اکیلی نہ یہ چیز اس کے عشق کو مکمل کرتی ہے نہ وہ چیز اس کے عشق کو مکمل کرتی ہے۔ اگر یہی خیال آتا رہے کہ مَیں فلاں وقت ہی ذکر کروں گا آگے پیچھے نہیں کروں گا۔ تو اس کے معنے یہ

ہوں گے کہ وہ اپنے اوقات کو کلی طور پر

خدا تعالیٰ کی یاد میں

صرف کرنے کے لئے تیار نہیں، وہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ مقررہ وقت آئے تو وہ ذکر کرے۔ حالانکہ مومن وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی بزرگ کا یہ مقولہ سُنایا کرتے تھے کہ

دست در کار، دل بایار

یعنی انسان کے ہاتھ تو کاموں میں مشغول ہونے چاہئیں اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ایک پنجابی صوفی کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ ہُن کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا

"یار دا ناں لینا نئے گن گن کے"

یعنے محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر

تو اصل ذکر وہی ہے جو اَن گنت ہو۔ مگر ایک معیّن وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں اس لئے

صحیح طریق

یہی ہے کہ معیّن تعداد میں اَن گنت ذکر ملا دیا جائے۔ پھر وہ سارے کا سارا ذکر اَن گنت ہو جائے گا۔ فرض کرو ایک شخص دن میں ہزار دفعہ تسبیح کرتا ہے لیکن کسی وقت بغیر گننے کے بھی ذکر کر لیتا ہے تو خواہ وہ ایسا دو تین دفعہ ہی کرے یا چار دفعہ ہی کرے مگر چونکہ وہ اس تعداد کو شمار نہیں کرے گا اس لئے وہ سب ذکر اَن گنت ہو جائیگا کیونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکے گا کہ میں نے اتنی دفعہ ذکر کیا ہے اس سے زیادہ نہیں کیا۔

مقالہ نویسندگان احباب سے ضروری گزارش

(بہ سلسلہ اعلامیہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

علمی و تحقیقاتی دینی تصانیف کے متعلق فضل عمر فاؤنڈیشن کے اعلامیہ بابت ۱۹۶۷ء کے سلسلہ میں موصول ہونے والے مقالہ جات کے جائزہ کے دوران بعض ایسے نقائص سامنے آئے ہیں جن کے اعادہ کے انسداد کے لئے مقالہ نویسندگان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ براہِ مہربانی مندرجہ ذیل امور کو ضروری طور پر مدِنظر رکھیں:۔

الف ۱۔ مضمون صاف اور خوشخط لکھا ہوا ہو۔

۲۔ کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا جائے دوسری طرف نہ لکھا جائے۔

۳۔ مضمون میں کاٹ چھانٹ نہ کی جائے نہ ہی متن کا کوئی حصّہ حاشیہ پر لکھا جائے بلکہ مضمون مسلسل لکھا جائے تا کہ مصنفین کو جائزہ لیتے وقت مضمون کو تسلسل کے ساتھ پڑھنے میں آسانی ہو اور وقت ضائع نہ ہو۔

ب:۔ ۱۔ مضمون اس امر کو مدنظر رکھ کر لکھا جائے کہ اس پر ماہرانہ تبصرہ ہو گا۔

۲۔ زبان اور بیان صاف ہو۔ پیچیدہ نہ ہو۔

ج:۔ بعض مقالہ نویس احباب یہ توقع رکھتے ہیں کہ مقررہ شرائط میں اُن کے ساتھ رعایت برتی جائے لیکن جہاں مقابلہ کا سوال ہو جیسا کہ اعلامیہ سے واضح ہے وہاں رعایات کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور شرائط کی پابندی میں کوتاہی بہرحال مقالہ کو متاثر کرے گی اس لئے مقابلہ میں حصّہ لینے والے احباب سے توقع ہے کہ وہ شرائط کی نہ صرف پوری پابندی کریں گے بلکہ مقالہ میں ظاہری و باطنی اوصاف کو نمایاں کرنے کی کوشش کریں گے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

۲۔ خاکسار امسال کراچی میں ایم۔ بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(بشارت الرحمٰن ظفر۔ دستگیر کالونی کراچی ۳۸)

۳۔ خاکسار امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور سے سال دوم کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد ڈی ہوسٹل انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور)

برکاتِ خلافت

یہ نظم مورخہ ۲۷ ہجرت کو جلسہ یومِ خلافت منعقدہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھی گئی۔

رات ڈھلتی رہی وقت کٹتا رہا ہَولے ہَولے پیامِ سحر آگیا
دَور پر دَور آتے رہے نَو بہ نَو آخرش دَورِ فتح و ظفر آگیا

اہلِ باطل کا کھٹکنے لگا ہر بھرم اہلِ حق کے قدم تیز تر ہو گئے
منزلیں خود قریب آ گئیں راہرو کو کچھ ایسا طریقِ سفر آگیا

لے کے آنکھوں میں دینِ محمدؐ کی ضو چل پڑا سوئے صحرا ہر اک تیز رَو
جذبۂ خدمتِ دینِ احمد لئے آج ہر اہلِ قلب و جگر آگیا

زندگی کے قرینے سکھائے گئے ہیبتِ مرگ معدوم کر دی گئی
مردِ مومن اُٹھا اور ہر معرکے کیلئے ہو کے سینہ سپر آگیا

اہلِ الہام کو تو یہیں آ گئی آسمانوں سے بشریٰ لکم کی ندا
اہلِ عقل و خرد جب خلا میں گیا تو وہاں سے بھی وہ بے خبر آگیا

اللہ اللہ نظامِ خلافت سے نورِ نبوّت کی چمکار قائم رہی
کارواں کے سفر کا تسلسل ہے یہ راہبر چل بسا راہبر آگیا

چشم و دل کے تقاضے بہل جائیں گے آرزوؤں کی دُنیا نکھر جائیگی
ہم نوا اک ماہِ نَو سے بھی تھے مطمئن شکر صد شکر رشکِ قمر آگیا

یہ تلاشِ مسلسل مبارک تجھے تیرے شوقِ سفر پہ ہزار آفریں
اب اگر خود بخود جُھک گئی ہے جبیں دیکھ شاید کوئی سنگِ در آگیا

جب سُنا حسن والا اُتار اِک نئے جلوۂ خوبرو سے اِدھر آئیں گے
اپنے گمنام گوشے سے اٹھا نسیم اور چل کر سرِ رہگذر آگیا

(نسیم سیفی)

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بیٹے کا فائنل امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کی خواستگار ہوں۔

(بیگم نظیر الحق سیالکوٹ چھاؤنی)

۱۱

غذائی عادات اور عدم توازن بدلنے کی ضرورت

مکرم امیر احمد خاں صاحب سیکرٹری زراعت حکومت مغربی پاکستان

گذشتہ چند سال سے ہمارے ملک کی زرعی معیشت میں جو انقلاب آفریں تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں ان کی بدولت اب ہم انشاء اللہ بہت جلد غذائی خودکفالت کی منزل کو پا لیں گے۔

صدر ایوب کی قیادت میں ملک نے زراعت کے میدان میں جو ترقی کی ہے وہ پاکستان کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ حکومت کی مساعی کے ساتھ ساتھ ہمارے کاشتکاروں نے جس محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے اس پر ملک کے تمام لوگ انہیں خراج تحسین ادا کر رہے ہیں۔ غذائی لحاظ سے خودکفیل ہونے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ملک میں خوردنی اجناس از قسم گندم چاول وغیرہ کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ وہاں یہ بھی بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی غذائی عادات میں تبدیلی کر کے اپنے آپ کو ایسی غذاؤں کا خوگر بنائیں جس سے اجناس خوردنی (گندم) وغیرہ پر سے بوجھ کم ہو اس سے بھی ہمیں غذائی خودکفالت کے سلسلے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔

ایک اندازے کے مطابق ہمارے ہاں اناج کا فی کس سالانہ خرچ بہت کم ہے جبکہ امریکہ میں سالانہ فی کس اناج کی کھپت ایک سو بیس پونڈ ہے۔ اگر ہم اپنی خوراک میں اناج کی کھپت میں پچیس فی صد کمی کر کے دوسری اشیاء استعمال کرنے لگیں تو غذائی قلت ملک سے بہت جلد دور ہو سکتی ہے آج میں آپ کے سامنے غلّے کے علاوہ دوسری اشیائے خوردنی کی اہمیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں

انسانی خوراک کے بنیادی مقاصد

انسان کی خوراک کے بنیادی اور اہم ترین مقاصد میں جسم کی نشوونما اور پرورش کام کرنے کی طاقت کی فراہمی۔ انسانی جسم کی ساخت جن اشیاء سے ترکیب پاتی ہے ان میں لحمیات جو زیادہ تر گوشت انڈے، دودھ اور دالوں میں پائے جاتے ہیں بہت اہم ہیں نشاستہ دار اشیاء و روغنیات کے علاوہ حیاتین بھی خوراک کا اہم ترین جزو ہے۔ جن کی عدم موجودگی بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے یہ حیاتین مختلف سبزیوں دالوں اور دودھ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ انسانی صحت کے قیام اور بحالی کے لئے متوازن اور مناسب خوراک جو لحمیات۔ روغنیات نشاستہ دار اجزاء نمکیات اور حیاتین پر مشتمل ہو دی جانا بہت ضروری ہے۔

غذائی عدم توازن

ماہرین خوراک تحقیق و تجسس کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہماری خوراک میں اناج کی زیادتی کی وجہ سے غذائی عدم توازن کے سبب بیماریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ حال ہی میں ایک سروے کے نتائج سے یہ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ مغربی پاکستان میں لوگوں کی خوراک میں گندم اور چاول کا استعمال مقررہ مقدار سے پچیس فی صد زیادہ ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہماری خوراک میں آلو سبزیاں پھل مچھلی دودھ اور انڈے کا استعمال بہت کم ہے۔ صحت مند انسانی جسم کے لئے اجزائے لحمیہ کی مقدار جو حیوانی اجسام سے حاصل کی گئی ہو ۲ء۲۰ گرام روزانہ ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں اس کی مقدار ۹ گرام یومیہ ہے۔ اسی غذائی عدم توازن کے بغیر ۲۶ فی صد بچوں کی اموات ۵ سال کی مدت سے واقع ہو جاتی ہے اور عوام کی صحت کا معیار بھی روز بروز گرتا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ قومی صحت و بقا کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے یہی وجہ ہے کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اس مسئلے سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی ہدایات پر اسی بارے میں مؤثر اور دور رس نتائج کی حامل کوششیں کی جا رہی ہیں۔

قومی نقطہ نظر سے غذائی عادات کو بدلنے میں نہ تو کسی کو اختلاف ہوگا اور نہ کوئی اس کی اہمیت کو نظر انداز ہی کر سکتا ہے لیکن یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہاں سبزیوں کی قیمتیں بھی قدرے زیادہ ہیں۔ یہاں اس حقیقت کو بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہوگا کہ قومی سطح پر غذائی عادات میں تبدیلی سے جب سبزیوں کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوگا تو اسی لحاظ سے ان کے نرخ گر جائیں گے اور یہ آسانی سے دستیاب ہوں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ قلیل آمدنی والا شخص بھی انہیں بخوبی استعمال کر سکے گا۔

متبادل خوراک

گندم کے مقابلے میں آلو ایک بہترین متبادل خوراک ہے اس میں حیاتین ج اور ب کے علاوہ نمکیات بھی خاصی مقدار میں ملتے ہیں آلو میں نشاستہ پایا جاتا ہے نیز دیگر اجناس خوردنی از قسم گندم اور چاول کی نسبت اس کی پیداوار بھی سوا گنا ہوتی ہے مختلف طریقوں سے آلو پکا کر کام و دہن کے کام لایا جا سکتا ہے آلو کو آٹے کے ساتھ ملا کر بھی روٹی پکانے کے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح آلو کے باریک قتلے بہت بنتے ہیں اور ناشتے میں گندم کی روٹی کی جگہ زیادہ مقدار میں استعمال کر کے بہتر فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ قیمت خرید کے لحاظ سے آلو ایک سستی غذا ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر مکمل طور پر ممکن نہیں تو کسی حد تک اس کے استعمال سے گھریلو بجٹ پر سے چاول اور گندم کے زائد اخراجات کے بوجھ کو کم کیا جا سکتا ہے

صحت و شفا کے سرچشمے!

اسی طرح شلجم مولی گاجر اور سرسوں پالک میتھی وغیرہ کا ساگ بھی انسانی غذا کے کام آ سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ دیہات میں بزرگ حضرات شلجم میں گڑ ملا کر روزانہ صبح ناشتے کے وقت استعمال کرتے تھے جس سے پیرانہ سالی کے باوجود ان کی صحت قابل رشک تھی شلجم اور مولی میں نمکیات بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں یہ اشیاء جسم انسانی میں گوشت اور انڈے وغیرہ کی وجہ سے پیدا شدہ تیزابی مادوں کا توڑ کرنے میں لاثانی ہیں شلجم کو بجا طور پر غریب آدمی کا سیب کہا جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے ہاضمہ کی تکالیف کا سدباب ہو کر انسان تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مولی خوراک کو ہضم کرنے کی عجیب صلاحیت رکھتی ہے اس کے سبز پتوں میں حیاتین کی وافر مقدار پائی جاتی ہے۔ اس لئے اسے پتوں سمیت پکانے سے بہت زیادہ فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ شلجم کے استعمال کا ایک طریقہ جو اب کافی حد تک متروک ہوتا جا رہا ہے "شب دیگ" ہے مختلف گھرانوں میں بڑے ذوق شوق سے بنائی جاتی تھی اور چھوٹے بڑے بہت چاہت سے کھاتے تھے۔

سبزیوں کے استعمال کے بارے میں ایک اہم بات جس کی طرف توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم سبزیوں کے بہت سے حصے جو کھانے کے قابل ہوتے ہیں پھینک دیتے ہیں بہت سے لوگ ابھی اس حقیقت سے روشناس نہیں کہ سبزیوں میں غذائیت ہر حصے میں یکساں طور پر نہیں ہوتی مثال کے طور پر سلاد کے باہر کے سبز پتوں میں چونا کی مقدار اس کے اندرونی پتوں کی نسبت بیرونی پتوں میں پندرہ گنا زیادہ چونا اور قریباً دوگنی مقدار میں فولاد پایا جاتا ہے۔ اسی طریق پر حیاتین اور نمکیات سبزیوں کے چھلکوں میں وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں سبزیوں کو چھیلکا اتارنے سے بہت سے مفید اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس امر کی کوشش کرنا چاہیئے کہ سبزیوں سے غذائی نقطہ نظر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں چھلکے سمیت پکایا جائے۔ سبزیوں کے پکانے میں کم سے کم مقدار میں پانی استعمال کیا جائے۔ کیونکہ ان میں پہلے ہی کثیر مقدار میں پانی پایا جاتا ہے۔ بند منہ کے برتنوں میں سبزیاں پکانے سے بھی سبزیوں کا غذائی معیار کافی حد تک برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

آج کل بازار میں سبزیوں کی قیمت بہت کم ہے۔ آلو تو گندم سے ایک چوتھائی قیمت پر بک رہے ہیں۔ یہی حال گاجر شلجم اور پالک وغیرہ کا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ بچت اور صحت دونوں کے لحاظ سے سبزیوں کا استعمال بڑھایا جائے اور گندم وغیرہ کا استعمال کم کیا جائے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب آف کوئٹہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم و مغفور جناب مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی مورخہ ۱۰-۱۲-۶۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی مندرجہ ذیل رقوم مجھے دلائی جائیں۔ میری والدہ صاحبہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمارے علاوہ مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے (۱) مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ کھاتہ امانت تحریک جدید $\frac{۸۳}{۱۱۱۳}$ ربوہ (۲) مبلغ ۔/۱۵۰۰ روپیہ کھاتہ امانت تحریک $\frac{۱۰}{۵۰۲۸۱}$ صدر انجمن احمدیہ ربوہ (۳) مبلغ ۵۴/۱۲ روپے کھاتہ امانت $\frac{۳۸۸}{۱۰۰۳۲}$ مکرم اختر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے یہ رقم ۵۴/۱۲ روپے بتائی ہے۔

اگر کسی دوست وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دارالقضاء

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

ربوہ کے خدام کیلئے
نماز مترجم کا امتحان

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجلاس عام منعقدہ ۲۰ ہجرت (مئی) ۱۳۴۳ ہش میں اس امر کی ہدایت فرمائی کہ ربوہ کا ہر خادم نماز باترجمہ سیکھے۔

نماز کا ترجمہ سیکھنے سے انسان کو خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ ترجمہ جاننے سے نمازی کو یہ علم ہوتا ہے کہ وہ کن صفات کے مالک خدا کے حضور اپنی مناجات پیش کر رہا ہے۔ نماز کی دعاؤں کے معانی جاننے سے اپنے دل میں زیادہ خشوع و خضوع اور زیادہ روحانی لذت محسوس کرتا ہے۔ اس طرح نماز باترجمہ معلوم ہونے سے انسان نماز کے مکمل فوائد حاصل کر سکتا ہے۔

نماز اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لئے انسان روزانہ پانچ اوقات اپنا وقت عزیز صرف کرتا ہے۔ اگر نماز کا مطلب ایک خادم کو معلوم نہیں تو وہ اس عبادت کے کیف و سرور سے کامل طور پر متمتع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس عبادت کے حقیقی فوائد سے مستفید ہو سکتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم نماز سے کامل فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے یہ امر از بس ضروری ہے کہ ہم نماز کا ترجمہ جانتے ہوں۔

نظامت تعلیم کی طرف سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سہ ماہی میں صرف نماز مترجم کا امتحان لیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کتب حضرت مسیح موعود کا امتحان لینے کا جو اعلان کیا گیا ہے، اسے اب منسوخ سمجھا جائے۔ خدام اب اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔

(قائم مقام مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ ہماری دیہاتی لجنات کو اس موقعہ پر اپنے فرض کو پہچانتے ہوئے ممبری کے چندے کا بقایا ادا کر دینا چاہیئے۔ تمام نادھند لجنات کو یاددہانی کے خطوط لکھے جا چکے ہیں۔ امید ہے کہ تمام لجنات کی صدر اور ممبرات لجنہ اپنی تنظیم کا احترام کرتے ہوئے فوری طور پر چندہ بھجوا دیں گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار اور خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری منیر احمد صاحب امسال یکم جون سے ... لے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہمارے ایک اور بھائی نذیر احمد صاحب سول انجینئرنگ ڈپلوما ... کے فائنل امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہم تینوں بھائیوں کو اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

شمیم پرویز
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر

عشرۂ وصولی
یکم احسان تا ۱۰ احسان ۱۳۴۳ ہش

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مرکز کی ہدایت کے مطابق یکم احسان تا ۱۰ احسان (مطابق یکم جون تا ۱۰ جون ۱۳۴۳ ہش) عشرہ وصولی منا رہی ہے۔ اس عشرہ میں باقاعدہ فرد کی شکل میں منظم طور پر وصولی کی جائیگی۔ انشاء اللہ العزیز ہر خادم تک پہنچا جائے گا۔ اور وصولی کی جائے گی۔ میں اپنے ان خدام بھائیوں سے جن کے ذمہ گذشتہ مہینوں کا چندہ مجلس کا بقایا ہے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس عشرہ میں اپنے بقایا کو صاف کر دیں اور اس طرح سے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سے تعاون کا ثبوت دیں۔ چندہ سالانہ اجتماع اپنے ذمہ کا ابھی ادا کریں۔

اسی طرح ہمارا ہال (ایوان محمود) جو کہ جماعتی کاموں میں بہت مفید ثابت ہو رہا ہے تکمیل کے آخری مراحل پر ہے۔ خدام سے میری درد مندانہ درخواست ہے کہ اس کے لئے بھی اس عشرہ میں کچھ نہ کچھ رقم ادا کریں۔

امید ہے کہ خدام اس عشرہ کو کامیاب بنا کر اس امر کا ثبوت دیں گے کہ مومن کا قدم ہر قربانی کے وقت آگے ہی رہتا ہے۔ قربانی کے کسی میدان میں وہ پیچھے نہیں رہتا۔

(ناظم مال)

"ایوانِ محمودؔ" کے لئے عطیہ جات

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد اصحاب نے -/۳۱۳ روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی مخلصانہ امداد فرمائی ہے۔ جملہ معطی حضرات کی باریتیں فہرست بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔

جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی تک قابل ادا ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے۔ لہذا اولین فرصت میں وعدہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات معہ پتہ	مقام	رقم
۱	مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر	سیالکوٹ	-/۳۱۳
۲	مکرم سید بشارت احمد صاحب منجانب والد مرحوم الحاج حافظ سید شفیع احمد صاحب	لودالائی	-/۳۱۳
۳	ماسٹر رحمت اللہ صاحب	حیدر آباد	-/۳۱۳
۴	مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب	"	-/۳۱۳
۵	مکرم چوہدری مرزا خان صاحب	"	-/۳۱۳
۶	مکرم مرزا عبد الرحمان صاحب	کراچی	-/۳۱۳
۷	مکرم چوہدری نور الدین احمد صاحب حلقہ رحمانپورہ	لاہور	-/۳۱۳
۸	مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب	لاہور	-/۳۱۳
۹	مکرم عبد المجید صاحب	انگلینڈ	-/۳۱۳
۱۰	" چوہدری محمد خان صاحب	"	-/۳۱۳
۱۱	" ڈاکٹر منور احمد صاحب آف گکھڑ حال	امریکہ	-/۳۱۳
۱۲	" ڈاکٹر ریاض احمد صاحب شکاگو	"	-/۳۱۳
۱۳	" سید داؤد احمد صاحب انور	غانا	-/۳۱۳
۱۴	" شاہد احمد قریشی صاحب	غانا	-/۳۱۳
۱۵	" چوہدری محمد لطیف صاحب	"	-/۳۱۳
۱۶	" سرور مقبول احمد صاحب ذبیح بوگنڈا حال	ربوہ	-/۳۱۳
۱۷	" چوہدری نذیر احمد صاحب کاسی	غانا	-/۳۱۳
۱۸	" ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب	کیپ ٹاؤن	-/۳۱۳
۱۹	" عبد المجید صاحب چیمہ ایم۔ ایس سی کیمپکوٹ	غانا	-/۳۱۳
۲۰	" محمد افضل صاحب صابر	تہران	-/۳۱۳
۲۱	" مجلس خدام الاحمدیہ	"	-/۳۱۳
۲۲	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار تنزانیہ	افریقہ	-/۳۱۳

نمبر شمار	نام معطی حضرات معہ پتہ	مقام	رقم
۲۳	مکرم مسٹر فضل دین صاحب لائبیریا	لائبیریا	-/۳۱۳
[illegible]	" فضل الرحمان صاحب بنگوئی	بنگوئی	-/۳۱۳
[illegible]	" چوہدری محمد اکرم صاحب سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج	ربوہ	-/۳۱۳
[illegible]	" اعجاز احمد صاحب ہمشیرہ حبیب اللہ صاحب	دوالمیال	-/۳۱۳
[illegible]	" امۃ الحفیظ صاحبہ مولوی محمد اعظم صاحب گوئیکی	گوئیکی	-/۳۱۳
[illegible]	" ملک اعجاز ربانی صاحب	گجرات	-/۳۱۳

زرعی ترقی کا بنیادی اصول

زراعت کی جامع تعریف یہ ہے کہ یہ ہر اس کام سے عبارت ہے۔ جس کا مقصد فطرت کی قوتوں کو یکجا کر کے ایسے پودوں، درختوں یا جانوروں کی افزائش کرنا ہو جن سے انسانی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ شروع شروع میں اور ایک عرصہ دراز تک جنگلی درختوں کا پھل اکٹھا کر لینا یا جنگلی جانوروں کا شکار کر لینا ہی انسان کی واحد زرعی سرگرمی تھی۔ رفتہ رفتہ جب اس نے مفید اور غیر مفید پودوں اور جانوروں میں حد امتیاز قائم کر کے مفید پودوں اور جانوروں کی پرورش میں دلچسپی لینی شروع کی تو زراعت نے ایک باقاعدہ فن کی حیثیت حاصل کر لی۔ لیکن آج کل زراعت فن کی منزل سے نکل کر ایک تجارتی صنعت کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ جس میں کئی سائنسی علوم کی پشت پناہی اور کارفرمائی نظر آتی ہے۔

تمام زرعی کاموں میں انسانی کوششوں کا رخ اسی طرف ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح فطرت کے توازن کو اپنے حق میں زیادہ سے زیادہ سازگار بنایا جائے یہی مقصد اسے اس کوشش پر مجبور کرتا ہے کہ غیر مفید پودوں اور غیر مفید پودوں اور مفید جانوروں کو لے آئے۔ ہزار ہا سال سے حضرت انسان اسی کوشش میں مصروف ہے لیکن اس کی کوششیں ہنوز تشنہ تکمیل ہیں۔ اور آج بھی زرعی ترقی کا ایک مسلمہ معیار یہ ہے کہ انسان غیر مفید پودوں اور غیر مفید جانوروں سے پیچھا چھڑانے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے اس اعتبار سے دیکھا جائے تو زائی کی تلفی زرعی ترقی کے راستے میں ایک اہم قدم ہے۔

خودرو یا فالتو پودوں یا زائی کی کسی کھیت میں موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اس کھیت زراعت پس ماندہ ہے کیونکہ ان پودوں سے کھیت کی پیداوار میں خاصی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کسان اپنے کھیت کی تیاری پر جو محنت صرف کرتا ہے اسے جو پانی لگاتا ہے اور اس میں جو کھاد ڈالتا ہے اور یہ تمام محنت اور سرمایہ صرف اس لئے صرف کیا جاتا ہے کہ فصل کی پیداوار میں اضافہ ہو لیکن اگر اس محنت اور سرمائے پر اصل فصل کی بجائے یہ خودرو پودے پرورش پانے لگیں تو ظاہر ہے کہ یہ محنت اور سرمائے کا صحیح مصرف ہرگز نہیں ہے۔

مصیبت یہ ہے کہ زائی کا نقصان صرف یہیں تک محدود نہیں رہتا کہ پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ ہوتا یہ ہے کہ جن کھیتوں میں زائی کی کثرت ہو جائے ان میں ہل چلانا، گوڈی کرنا اور سیراب کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لامحالہ ان عملوں پر اخراجات بھی بڑھ جاتے۔ زائی کی بعض قسمیں ایسی سخت جان اور شدید قسم کی ہوتی ہیں کہ ان کو کھیت سے نکالنا آسان نہیں ہوتا۔ دب اور بروہی کی مثالوں کو لیجئے جن زمینوں میں ان کی بھرمار ہو۔ ان زمینوں کی قیمت بھی گر جاتی ہے اور زائی کی جو قسمیں اتنی سخت اور شدید نہیں بھی ہوتیں ان کی مشکلات بھی کچھ کم نہیں۔ گندم کے جن کھیتوں میں پوہلی کی کثرت ہو جاتی ہے اور وہاں گندم کی کٹائی میں جو دشواری پیش آتی ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس کے ہاتھ پاؤں لہو لہان ہو جاتے ہیں اور فصل کی کٹائی تو خیر بعد کی بات ہے انہیں نکالتے وقت اصل فصل کے پودے اکھڑ جاتے ہیں۔ یا کم از کم ان کی جڑوں اور تنوں کو نقصان ضرور پہنچ جاتا ہے۔ کھیتوں میں زائی کی موجودگی ایک اور اعتبار سے بھی خطرناک ہے کیونکہ یہ ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتی ہے جن کی وجہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال رہتا ہے اور آخر میں سب سے بڑھ کر دقت یہ ہے کہ جب ان کی موجودگی میں فصل کی برداشت کی جاتی ہے تو خودرو پودوں کے بیج وغیرہ کی آمیزش سے جنس کی پیداوار ناقص ہو جاتی ہے۔ اور کم قیمت پاتی ہے۔

زائی کے اس تکلیف دہ چکر کو توڑنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ زائی کا بیج بننے یا پختہ ہونے سے پہلے پہلے اسے تلف کر دیا جائے۔ گندم میں زائی کی بدترین قسمیں پوہلی اور پیازی ہیں۔ لہٰذا انہیں گندم کی فصل کی برداشت سے پہلے پہلے تلف کر دینا چاہیے تاکہ آئندہ ان کی افزائش کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔

جس طرح کھیت میں زائی اور ناخواستہ پودوں کی موجودگی زرعی اعتبار سے قدامت پسندی کی دلیل ہے اسی طرح کھیت میں فصلوں کی اعلیٰ پیداوار دینے والی قسموں کی بجائے ناقص پیداوار دینے والی قسموں کی موجودگی بھی زرعی پسماندگی کی دلیل ہے۔ چنانچہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہمارے کھیتوں میں زیادہ سے زیادہ پیداوار دینے والی اقسام کی کاشت ہو کیونکہ ناقص پیداوار دینے والی قسمیں بھی درحقیقت ناخواستہ پودوں ہی کے مترادف ہیں۔

پھر اس اصول کا اطلاق صرف فصلوں پودوں اور درختوں تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ پرورش حیوانات کے کاروبار میں بھی اس اصل کو کارفرما رکھنا چاہیے جانوروں کی وہ قسمیں جو زیادہ دودھ اور گوشت پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں ان پر سرمایہ اور محنت صرف کرنا مناسب نہیں ہے۔ آخر یہ کون پسند کرے گا کہ اس کی محنت اور سرمایہ زیادہ سے زیادہ نفع بخش نتائج پیدا نہ کرے۔ کم دودھ دینے والے اور کم گوشت پیدا کرنے والے جانور بھی درحقیقت زرعی پسماندگی کی دلیل ہیں۔ اس لئے انہیں جتنی جلد بھی ہو سکے اعلیٰ نسل کے جانوروں سے تبدیل کر دینا چاہیے۔

الغرض زرعی ترقی کا راز اس امر پر مضمر ہے کسان اپنی زمین، سرمایہ اور محنت کو صرف مفید سے مفید تر بلکہ مفید ترین پودوں اور جانوروں پر ہی خرچ کرے تاکہ وہ اپنی محنت کا پورا پورا پھل حاصل کر سکے اس غرض کے لئے ہوشمند کسانوں کو اپنے کھیتوں سے نہ صرف ناخواستہ جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا ہوگا بلکہ کم پیداوار نسلوں اور کم نفع بخش جانوروں سے بھی نجات پانے کی فکر کرنی ہوگی۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

سے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد کا جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو یہ احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلانِ نکاح

میرے پھوپھی زاد بھائی کے لڑکے عزیزم محمد سعید صاحب عرف محمد صادق کی شادی مورخہ ۲۴/۵/۶۸ بروز جمعۃ المبارک کو ہوئی۔ مورخہ ۲۲/۵/۶۸ کو عزیزم محمد سعید عرف محمد صادق ولد فیروز الدین صاحب مہاجر تحصیل راجوری ساکن دیناں ریاست جموں و کشمیر حال کیمپ نمبر ۴ گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ مسماۃ گلزار بیگم صاحبہ بنت حافظ لال الدین صاحب مہاجر تحصیل راجوری سکنہ کوٹلی کمال الدین حال گوجرانوالہ بعوض مبلغ -/۸۰۰ روپے میں مکرم میاں بشیر محمد صاحب نے پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(بشیر احمد ثاقب نو مہاجر خان گوجرانوالہ)

اسلام ہر مومن کے لئے قرب الٰہی کے دروازہ کو کھلا تسلیم کرتا ہے

قرآن مجید نے تقرب الی اللہ کے تمام ضروری امور کو پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی ایک بہت بڑی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ دائمی طور پر مسلمانوں سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا
تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَ
أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ. نَحْنُ
أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا
تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ
فِيهَا مَا تَدَّعُونَ

(حٰم السجدہ ع ۴)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ استقلال کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے الہام سے نوازے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے اتریں گے کہ ڈرو نہیں اور نہ کسی پچھلی کوتاہی کے بد نتائج کا خوف کرو۔ بلکہ اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اس جنت میں جو کچھ تمہارا جی چاہے گا وہ تم کو ملے گا اور جو کچھ مانگو گے وہ بھی تم کو دیا جائیگا

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام ہر مومن کے لئے قرب الٰہی کے دروازہ کو تسلیم کرتا ہے اور وہ بنی نوع انسان کو یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ سچے دل سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کریں گے تو خدا تعالیٰ انہیں یقیناً اپنا محبوب بنالے گا اور انہیں اپنے کلام اور الہام سے نوازے گا اور مشکلات میں ان کی مدد کرے گا اور انہیں غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں سے حصہ بخشے گا۔ مگر دنیا کی اور کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جو اپنے متبعین کو ان برکات کا کروڑواں حصہ بھی دے سکتی ہو۔ پس صحیح معنوں میں صرف قرآن کریم ہی کتاب کہلانے کا مستحق ہے جب کہ دوسری الہامی کتب نام کے لحاظ سے تو کتاب کہلاتی ہیں مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ کتاب نہیں کیونکہ وہ خدا اور بندوں کا باہمی تعلق پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

پھر قرآن کریم صرف کتاب ہی نہیں بلکہ وہ کتاب مبین بھی ہے یعنی وہ نہ صرف انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے بلکہ تقرب الی اللہ کے لئے جس قدر امور کی ضرورت ہے ان سب کو اس نے پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے گویا احکام یا اخلاق فاضلہ یا اعتقادات صحیحہ سے تعلق رکھنے والی کوئی بات ایسی نہیں جو قرآن کریم نے بیان نہ کی ہو"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ ص ۱۵، ۱۶)

اجتماع انصار اللہ ضلع لائلپور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے مطابق مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کا اجتماع مورخہ ۵ احسان بروز جمعہ مسجد احمدیہ لائلپور میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ مرکز سے پانچ اصحاب کا وفد اس اجتماع میں شامل ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس اجتماع میں لائلپور کے تمام انصار اور لائلپور ضلع کی مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام یا ان کے نمائندوں کی حاضری لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس لئے متعلقہ دوستوں میں سے کسی کو غیر حاضر نہیں ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس موقع پر ناظم ضلع کا انتخاب بھی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

فرانس کے بحران پر قابو پا لیا گیا

پیرس ۲۳ رجون۔ فرانس میں گزشتہ پندرہ روز سے ملک گیر ہڑتالوں سے جو بحران پیدا ہو گیا تھا وہ عملی طور پر ختم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ صدر ڈیگال نے چند روز قبل کابینہ میں جو تبدیلیاں کی تھیں وہ موثر ثابت ہو رہی ہیں اور ہڑتالی مزدور آہستہ آہستہ اپنے کام پر واپس آنا شروع ہو گئے ہیں۔ صدر ڈیگال نے کل نئی کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی جس کے بعد قوم کے نام ایک اپیل شائع کی گئی جس میں فرانسیسیوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ آئندہ انتخابات میں صدر ڈیگال کے حق میں ووٹ دیں تاکہ انہیں قومی اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل ہو جائے اس اپیل کے شائع ہونے کے بعد ملک میں انتخابی سرگرمیاں شروع ہو گئیں اور ہڑتالی مزدوروں کا شور ختم ہو گیا ہے۔

سائگون کے وسطی علاقے پر راکٹوں سے شدید حملہ

سائیگون ۲۳ رجون۔ ویت کانگ چھاپہ ماروں نے کل دار الحکومت سائیگون پر بھاری راکٹوں سے حملہ کر دیا جس سے بہت سے شہری ہلاک ہو گئے۔ سائگون کے وسطی اور نواحی علاقے شولون میں چھاپہ ماروں اور امریکی فوجوں میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ کل صبح چولون اور بنہ ربولئی بہ سیکٹر سے تمام شہری آبادی کے انخلاء کا حکم دے دیا گیا ہے اور بھاری ہیلی کاپٹروں نے ہر اس عمارت پر بموں کی بارش شروع کر دی ہے جس میں حریت پسندوں کی موجودگی کا شبہ ہوتا ہے سائگون شہر میں گزشتہ تین روز کی جنگ میں ۲۷۸ ویت کانگ مارے جا چکے ہیں جب کہ سرکاری فوجوں کے ۲۴ جوان مارے گئے اور ۲۳ زخمی ہوئے۔ ادھر وسطی علاقے میں چھاپہ ماروں اور امریکی فوجوں کے درمیان دالات شہر سے صرف دو میل کے فاصلے پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

اسرائیل کی دو بکتر بند گاڑیاں تباہ

عمان ۲۳ رجون فلسطین کے محاذ آزادی نے اعلان کیا ہے کہ اس کے حریت پسندوں نے پندرہ دن کے اندر غزہ کے علاقے میں گوریلا کارروائیوں میں اسرائیلیوں کو ہلاک کیا اور دو فوجی ٹرک اور دو بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔

محترم کرنل حبیب احمد صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم کرنل حبیب احمد صاحب موصی نمبر ۱۸۸۵۷ ابن چوہدری عبدالمالک صاحب تحصیلدار مرحوم بتاریخ ۲۰ احسان ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۲۰ جون ۱۹۶۸ء) بوقت صبح ۸ بجے ربوہ میں بعمر بچاس سال رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز عشاء مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ کرنل صاحب مرحوم نے تین بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں کرنل صاحب موصوف کے برادران میجر عزیز احمد صاحب جنرل مینیجر شاہنواز لمیٹڈ لاہور، چوہدری مشتاق احمد صاحب ازبہاولپور اور چوہدری اعجاز احمد صاحب سیلز مینیجر شاہنواز لمیٹڈ کراچی، چوہدری انیس احمد مینیجر ورکشاپ شاہنواز لمیٹڈ کراچی اور سعید احمد صاحب لاہور کم و بیش اپنے جملہ اعزاء و اقرباء کے ہمراہ تدفین میت سے پہلے ربوہ پہنچ گئے تھے۔ ان کے ایک بھائی میجر حمید احمد کلیم نہیں پہنچ سکے مرحوم کرنل صاحب چوہدری صلاح الدین احمد مشیر قانونی ناظم جائیداد کے برادر نسبتی تھے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم کرنل صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نیو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء / جنرل ڈرائنگ جملہ ضمیمہ جات و تحت نامہ جو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس کی اشاعت کے بعد جاری کئے گئے ہیں پر مبنی نیو اور میٹریل کے لئے شرح فیصد فرق کے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر کے مسودات اور دیگر متعلقہ کاغذات ورکس اکاؤنٹ برانچ سے کسی یوم کار کو ۸ اور ۱۲ بجے کے درمیان حاصل کئے جا سکتے ہیں اور وہاں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر ۲ جولائی ۱۹۶۸ء کو ساڑھے بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز کھولے جائیں گے

کام:- سیالکوٹ نارووال سیکشن میں مجوزہ اسٹیشن پر تیسرے درجہ کا ویٹنگ ہال کی توسیع۔ تخمینا لاگت ۲۹۰۰۰/- روپے

زر ضمانت: ۶۰۰/- روپے — عرصہ تکمیل: تین ماہ

(۱۳۵۷) ۲۲ پی آر